رسائل و مسائل

نیابتِ رسولؐ، وراثتِ رسولؐ اور نوحہ و ماتم

سوال:- کیا فرماتے ہیں علمائے جماعتِ اسلامی:-

۱- رسول، نبی، پیغمبر کا خلیفہ، جانشین، وصی، وزیر، اس کا صحابی ہوتا ہے۔ اُمت کا امام، دین کا ہادی، قوم کا راہبر، نبی، رسول، پیغمبر کی وفات کے بعد صحابی ہوتا ہے۔

جواب صرف قرآن کی آیات پر مبنی ہو۔

۲- قرآن کریم میں کس مقام پر ماتم کرنا، نوحہ و مرثیہ، رونا پیٹنا، آہ و بکا کرنا، شہیدوں کی یادیں منانا، تعجب یا غم کی حالت میں جسم کے کسی حصّے کو پیٹنا ناجائز، حرام یا

۱؎ استفتا کے روایتی انداز پر تین سوالات الگ الگ پرچوں پر لکھے گئے ہیں۔ ہم نے ان کو یکجا کر دیا ہے۔ مستفسر کا یہ مطالبہ عجیب ہے کہ صرف قرآن سے جواب دیا جائے۔ ہم لوگ قرآن، سنت کے علاوہ اجماع اور قیاس کو بھی مانتے ہیں۔ ہم تو اپنے ہی مسلک کے مطابق اپنا نقطۂ نظر بیان کر سکتے ہیں۔ یہ ضروری نہیں کہ کوئی دوسرا اسے ملنے۔ (مدیر)

۲؎ پیغمبر کے بعد کار دین کو یا اسلامی ریاست کو آگے چلانے کے لیے وہی ٹیم کام کرے گی جس کی ذہنی و اخلاقی تربیت پیغمبر نے کی ہو گی اور اسی ٹیم میں سے کوئی ایک سربراہ ہو گا۔ آخر آسمان سے فرشتے تو نہیں اتریں گے۔

۳؎ اگر ہم اپنے تمام شہدا کے لیے نوحہ و ماتم کے دن منانے لگیں تو سال کے تمام دنوں میں یہی کام ہو سکے گا، کوئی اور کام تو ہونا مشکل ہے۔ (مدیر)

بدعت ہے۔

صرف اور صرف قرآن مقدس کی آیات حوالہ میں دی جائیں۔

۳ ــ رسول، نبی یا پیغمبر کسی کے وارث نہیں ہوتے اور ان کا کوئی وارث ہوتا ہے، جو چھوڑ جائیں صدقہ ہے۔

جواب صرف قرآنی آیات پر مبنی ہو۔

جواب:۔ آپ کے سوالوں کے اصل جواب سے پہلے یہ عرض کرنا ضروری ہے کہ اسلامی قوانین کا ماخذ صرف قرآن پاک نہیں ہے، بلکہ سنتِ رسولؐ، اجماع اُمت اور قیاس صحیح بھی اللہ کی شریعت کے بنیادی ماخذ ہیں۔ اس لیے ہر چیز کے متعلق اس شرط کو لازم سمجھنا کہ قرآنِ پاک سے ثابت کی جائے، درست نہیں ہے۔

۱ ــ قرآن پاک سے یہ ثابت ہے کہ نبی کے جانشین اور خلیفہ ساری اُمتِ مسلمہ ہے، اس سے یہ بات خود بخود ثابت ہو جاتی ہے کہ اُمت کا ہر فرد حقِ خلافت رکھتا ہے۔ لہٰذا اُمتِ مسلمہ کا حکمران وہ شخص ہو سکتا ہے جسے اُمت کے تمام افراد یا اکثر اپنا حقِ خلافت منتقل کر دیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد خلافتِ راشدہ کا جو نظام قائم کیا گیا اُس کا قیام اسی اُصول کا رہینِ منت ہے۔ مسلمانوں میں سے وہ گروہ جو قیادت کے مرتبہ پر فائز تھا اُس نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خلافت کے لیے نامزد کیا لیکن جب تک مسلمانوں نے اپنا حقِ خلافت ان کی طرف منتقل نہیں کر دیا اُس وقت تک انھوں نے اپنے آپ کو خلیفہ برحق نہیں سمجھا۔ اس سلسلہ میں درج ذیل آیات پیش خدمت ہیں۔

"وَكَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا" (بقرہ آیت ۱۴۳)

(اور اس طرح اس نے تمھیں اُونچے درجے کی اُمت بنایا ہے تاکہ تم سب سارے انسانوں پر حق کے گواہ بن کر کھڑے ہو جاؤ اور رسول تم پر حق کا گواہ ہو۔"

اِس آیت سے یہ چیز ثابت ہوتی ہے کہ رسول کا مقصد شہادتِ حق کا فریضہ ادا کرنا تھا۔ سو اس فریضہ کی ادائیگی میں ساری اُمتِ مسلمہ کو آپ کا نائب قرار دیا گیا ہے۔

"كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَتُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ۔ (آل عمران آیت نمبر ۱۱۰)

"تم سب اُمتوں سے بہتر اُمت ہو، تمہیں لوگوں کی قیادت کے لیے نکالا گیا ہے۔ تم بھلائی کا حکم کرتے ہو اور بُرائی سے روکتے ہو اور اللہ پر ایمان لاتے ہو"

اِس آیت سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ نبی کا کام امر بالمعروف اور نہی عن المنکر تھا اور آپ کے بعد اس کام کے لیے پوری اُمت کو ذمہ داری کے منصب پر فائز کیا گیا ہے۔

وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْأَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ (النور نمبر ۵۵)

"اللہ تعالیٰ نے تم میں سے ایمان والے مردوں اور ایمان والی عورتوں سے وعدہ کیا ہے کہ وہ انہیں زمین میں اسی طرح خلافت عطا کرے جس طرح اُن سے پہلے اُس نے دوسرے لوگوں کو خلافت عطا کی"۔

اِس آیت میں سارے اہل ایمان سے خلافت فی الارض کا وعدہ کیا گیا ہے۔

۲ --- نوحہ اور ماتم کرنے کی ممانعت اس آیت سے ثابت ہے۔

وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِنَ الْخَوْفِ وَالْجُوعِ وَنَقْصٍ مِنَ الْأَمْوَالِ وَالْأَنْفُسِ وَالثَّمَرَاتِ وَبَشِّرِ الصَّابِرِينَ الَّذِينَ إِذَا أَصَابَتْهُمْ مُصِيبَةٌ قَالُوا إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ (سورہ بقرہ - ۱۵۵-۱۵۶)

"اور ہم تمہیں کچھ خوف اور بھوک میں مبتلا کر کے مالوں اور جانوں اور پھلوں میں کمی کر کے آزمائیں گے، آپ ایسے صبر کرنے والوں کو خوشخبری دے دیجیے جو مصیبت آنے پر کہتے ہیں ہم اللہ کی ملک ہیں اور اللہ کے حضور پیش ہونے والے ہیں"۔

اِس آیت میں صراحت کے ساتھ مختلف تکلیفوں اور مصیبتوں، جن میں جانوں کی کمی بھی شامل ہے، کا ذکر کرنے کے بعد اُن پر صبر کی تلقین کی گئی ہے اور "انا للہ وانا الیہ راجعون" کے کلمات کے ذریعہ ان مصائب پر رضا کی تلقین کی گئی ہے۔ احادیث میں اس کی مزید تشریح کی گئی ہے اور نوحہ کرنے والی عورتوں پر لعنت کی گئی ہے۔

۳ — نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ترکے کا مسئلہ حدیث سے ثابت ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" نحن معاشر الانبیاء لا نورث ما ترکناہ[1] صدقۃ (ہم انبیاء کا گروہ کسی کو اپنا وارث نہیں بناتے ہم جو کچھ چھوڑ کر جائیں وہ صدقہ ہوتا ہے)۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ کی وفات کے بعد پیش فرمایا اور تمام اہلِ ایمان نے اسے تسلیم کر لیا، لہٰذا اس مسئلہ پر تمام اُمت کا اجماع منعقد ہو گیا۔ حضرت علی نے اپنے دَورِ خلافت میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے متروکہ اموال کو وقف رہنے دیا اور اس میں کسی قسم کا تغیر و تبدل نہیں فرمایا۔ آخر میں اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ وہ ہمیں توفیق عطا فرمائے کہ ہم اُس کی نازل کردہ شریعت پر اخلاص کے ساتھ عمل کر سکیں اور اسے نافذ اور غالب کر سکیں۔

---

[1] مستفسر کی توجہ اس حقیقت پر بھی رہنی چاہیے کہ خدا کے انبیاء دُنیا میں جائیدادیں بنانے اور دولت کے انبار لگانے نہیں آتے، اُلٹا جو کچھ اُن کے پاس ہوتا ہے، اُسے بھی دعوتِ حق کے لیے کھپا دیتے ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک زمانے میں تجارت سے بڑی آمدنی ہوتی تھی، مگر سب کچھ راہِ خدا میں صرف ہو گیا۔ بعد کا دَور ایسا ہے کہ حضور نے درویشانہ زندگی گزاری۔ اور جو کچھ مال بھی آپ کے پاس تھا اُسے اسلامی ریاست کی ملکیت کی حیثیت سے قوم کی تحویل میں دے دیا۔ یعنی حضورؐ کی ہر چیز مال اللہ (STATE PROPERTY) قرار پائی۔ باقی ان کے ورثا کو بیت المال سے بہت اچھے وظائف ملتے رہے۔ (مدیر)